بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورتوں کیلئے اجنبی مردوں سے اختلاط کی ممانعت اور چہرہ کے پردہ کے متعلق علماء امت کے اقوال

از: حضرت مولانا محمد شفیع جامعی قاسمی بھٹکلی مدظلہ (ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

عورتوں کے لئے چہرہ کے پردہ کے خلاف ہر زمانہ میں کچھ لوگ لکھتے رہے ہیں۔اس وقت کے علمائے حق اس کا مفصل ومدلل جواب لکھتے رہے ہیں۔اس وقت بھی کچھ آزاد خیال لوگ پردہ کے خالف مضامین لکھتے رہتے ہیں۔اسلئے ارادہ ہوا کہ علماء وفقہاء کے اقوال نقل کئے جائیں،جن کو شان نزول، عام وخاص، مطلق ومقید، متقدم ومتاخر، ناسخ ومنسوخ، راجح ومرجوح، منطوق ومفہوم، آیات واحادیث کے پس منظر، اصول وضوابط، نص ومجمل، اور آیات واحادیث سے صحیح استدلال اور صحیح استنباط کرنے کا علم راسخ ہے، تاکہ عام لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ پردہ جذباتی، خیالی ووہمی اور مجوزہ مسئلہ نہیں ہے، بلکہ قرآن وحدیث سے ثابت شدہ اور علماء وفقہاء کا تسلیم شدہ مسئلہ ہے۔

(۱) امام ابوبکر جصاص رازیؒ (متوفی ۳۷۰ ہجری) لکھتے ہیں۔(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِن)في هذه الآية دلالة على أن المرأة الشابة مأمورة بستر وجهها عن الأجنبيين وإظهار الستر والعفاف عند الخروج لئلا يطمع أهل الريب فيهن.(أحكام القرآن للجصاص ۵/۲۴۵)

ترجمہ: آیت جلباب اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ جوان عورتوں کو اجنبی مردوں سے اپنے چہرہ کو چھپانے اور باہر نکلتے وقت پردہ کا اہتمام کرنے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے، تاکہ بداخلاق لوگ لالچی نگاہ سے نہ دیکھیں۔

(۲) امام ابواسحاق احمد بن ابراہیم ثعلبی نیشاپوریؒ (متوفی ۴۲۷ ہجری) لکھتے ہیں۔(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِن أي يرخين أرديتهن وملاحفهن فيتقنعن بها، ويغطين وجوههن ورؤوسهن.(الكشف والبيان عن تفسير القرآن ۸/۶۴)

ترجمہ: اے نبی (محمد ﷺ)! کہہ دیجئے کہ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہ باہر جاتے وقت اپنے سروں پر سے جلابیب یعنی چادر یا برقع لٹکائیں، جس سے سر اور چہرہ ڈھانپ جائے۔

(۳) قاضی ابوبکر ابن عربی مالکیؒ (متوفی ۵۴۳ ہجری) لکھتے ہیں۔قوله تعالى(يدنين عليهن)قيل: معناه تغطي به رأسها فوق خمارها. و قيل: تغطي به وجهها حتى لا يظهر منها إلا عينها اليسرى.(أحكام القرآن لابن العربي ۶/۴۴۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد يدنين عليهن (من جلابيبهن) کے معنی اوڑھنی کے اوپر سے کپڑا ڈال کر سر اور چہرے کے چھپانے کے ہیں، سوائے بائیں آنکھ کے۔

(۴) مشہور مفسر قرآن علامہ قرطبیؒ (متوفی ۶۷۱ ہجری) لکھتے ہیں۔في هذه الآية دليل على أن الله تعالى أذن في مسألتهن من وراء حجاب، في حاجة تعرض، أو مسألة يستفتين فيها، ويدخل في ذلك جميع النساء بالمعنى، وبما تضمنته أصول الشريعة من أن المرأة كلها عورة.(تفسير القرطبي ۱۴/۲۲۷)

ترجمہ: آیت من وراء حجاب اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ ازاج مطہرات سے وقت ضرورت کوئی چیز طلب کرنی ہو، یا کوئی مسئلہ پوچھنا ہو تو پردہ کے پیچھے سے دریافت کریں۔نیز اس حکم میں تمام مسلمان عورتیں شامل ہیں، اسلئے کہ شرعی اصول کے مطابق تمام عورتیں لائق حجاب ہیں۔

(۵) قاضی بیضاویؒ (متوفی ۶۸۵ ہجری) لکھتے ہیں۔(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِن)يغطين وجوههن وابدانهن بملاحفهن إذا برزن لحاجة. (تفسير البيضاوي ۴/۳۸۶)

ترجمہ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِن) کے معنی جب مسلمان عورتیں کسی ضروری سے گھر سے باہر نکلیں تو اپنے چہرہ اور بدن کو چھپائیں، چادر یا برقع سے۔

(۶) علامہ ابن قیمؒ (متوفی ۷۵۱ ہجری) لکھتے ہیں۔(فصل)ومن ذلك :أن ولي الأمر يجب عليه أن يمنع اختلاط الرجال بالنساء في الأسواق، والفرج، ومجامع الرجال .....ولا ريب أن تمكين النساء من اختلاطهن بالرجال: أصل كل بلية وشر، وهو من أعظم أسباب نزول العقوبات العامة، كما أنه من أسباب فساد أمور العامة والخاصة، واختلاط الرجال بالنساء سبب لكثيرة الفواحش والزنا.(الطريق الحكمية ۱/۲۳۷)

ترجمہ: مذکورہ بالا امور سے ظاہر ہوتا ہے کہ حاکم یا سرپرست پر واجب ہے کہ وہ بازاروں اور اجتماعات میں مرد وعورت کے اختلاط کو روکے، اس بات پر کوئی شک نہیں ہے کہ مرد وعورت کا اختلاط ہی بہت سی مصیبتوں کی جڑ ہے، اور مرد وعورت کا اختلاط ہی سزاؤں کے نازل ہونے کا موجب ہے، نیز مرد وعورت کا اختلاط بہت سی بداخلاقیوں اور بدکاریوں کا سبب ہے۔

(۷) علامہ ابن کثیر دمشقیؒ (متوفی ۷۷۴ ہجری) لکھتے ہیں۔لما أمر تعالىٰ النساء بالحجاب من الأجانب، بين أن هؤلاء الأقارب لا يجب الاحتجاب منهم كما استثناهم في سورة النور، عند قوله(ولا يبدين زينتهن الا لبعولتهن او آبائهن او آباء بعولتهن او ابنآئهن او ابنآء بعولتهن او اخوانهن او بني اخوانهن او بني اخواتهن او نسائهن)إلى آخرها(النور ۳۱).(تفسير ابن كثير ۶/۲۵۶)

مسلمان عورتوں کو حکم دیا باہر جاتے وقت اپنے ابدن کے کپڑوں پر ایک بڑی چادر ڈالیں، جو سر سے لے کر پیر تک پورے جسم کو ڈھانپ لیں۔

(۹) علامہ شمس الدین محمد خطیب شربینیؒ (متوفی ۹۷۷ ہجری) لکھتے ہیں۔ يحرم النظر إليهما (وجه وكفي الأجنبية) عند الأمن من الفتنة فيما يظهر له من نفسه من غير شهوة على الصحيح ووجهه الإمام باتفاق المسلمين على منع النساء من الخروج سافرات الوجوه، بأن النظر مظنة للفتنة ومحرك للشهوة. (مغني المحتاج ۳/۱۲۷)

ترجمہ: اجنبی مردوں کا اجنبی عورتوں کے چہرہ اور ہتھیلیوں کا دیکھنا حرام ہے، خواہ فتنہ کا خوف ہو یا نہ ہو۔ امام الحرمین امام جوینیؒ نے لکھا ہے کہ علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمان عورت کھلے چہرہ کے ساتھ باہر نہ جائے، اسلئے دیکھنا ہی فتنہ کا سبب اور شہوت کے ابھرنے کا موجب ہے۔

(۱۰) علامہ سلیمان بجیرمی مصریؒ (متوفی ۱۲۲۱ ہجری) لکھتے ہیں۔ أما عورتها خارج الصلاة بالنسبة لنظر الأجنبي إليها فهي جميع بدنها حتى الوجه والكفين، ولو عند أمن الفتنة. (تحفة الحبيب ۴/۹۷)

ترجمہ: عورت کا ستر نماز کے علاوہ اجنبی مردوں کیلئے پورا بدن ہے، بشمول چہرہ اور ہتھیلی کے، اگرچہ فتنہ کا خوف نہ ہو۔

(۱۱) شیخ محمد بن علی شوکانی یمنیؒ (متوفی ۱۲۵۰ ہجری) لکھتے ہیں۔ وإذا سألتموهن متاعاً أي: شيئاً يتمتع به، من الماعون وغيره فسئلوهن من وراء حجاب، أي: من وراء ستر بينكم وبينهن. والمتاع يطلق على كل ما يتمتع به،...... أطهر لقلوبكم وقلوبهن أي: أكثر تطهيراً لها من الريبة، وخواطر السوء التي تعرض للرجال في أمر النساء، وللنساء في أمر الرجال. وفي هذا أدب لكل مؤمن، وتحذيرا له من أن يثق بنفسه في الخلوة مع من لا تحل له، والمكالمة من دون حجاب لمن تحرم عليه.....ثم بين سبحانه من لا يلزم الحجاب منه. فقال: (لا جناح عليهن في آبائهن ولا أبنائهن، ولا إخوانهن ولا أبناء إخوانهن ولا أبناء أخواتهن) فهؤلاء لا يجب على نساء رسول الله ﷺ ولا غيرهن من النساء الاحتجاب منهم. (فتح القدير للشوكاني ۶/۷۰)

ترجمہ: اور جب تم ازواج مطہرات سے تمہاری ضرورت کی کوئی چیز طلب کرنا ہو تو پردہ کی آڑ سے طلب کرو، یہی مرد و عورت کے دلوں کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے، جو برے خیالات ان کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس حکم میں دوسری عورتیں بھی شامل ہیں۔ اور اس میں تنبیہ ہے کہ اجنبی عورتوں سے خلوت اختیار نہ کریں، اور بغیر آڑ کے بات چیت بھی نہ کرے، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ ازواج مطہرات اور عام عورتوں کیلئے کن لوگوں کے ساتھ پردہ نہیں ہے۔

(۱۲) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (متوفی ۱۳۶۲ ہجری) لکھتے ہیں۔ اجنبی مرد کے سامنے چہرہ اور ہاتھ کا کھولنا بوڑھی عورتوں کو تو جائز ہوگا، گو چھپانا انکو بھی مستحب ہے، جیسا پہلے مذکور ہوا، اور جوان اور ادھیڑ عورتوں کو بدون سخت مجبوری کے اجنبی کے سامنے چہرہ اور ہاتھ کا کھولنا حرام ہوگا۔ (اسلام میں پردے کی حقیقت، ص ۱۱)

(۱۳) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (متوفی ۱۳۹۹ ہجری) لکھتے ہیں۔ جو شخص آیتِ قرآنی کے الفاظ اور ان کی مقبول عام اور متفق علیہ تفسیر، اور عہدِ نبوی ﷺ کے تعامل کو دیکھے گا اس کے لئے اس حقیقت سے انکار کی مجال باقی نہ رہے گی کہ شریعتِ اسلامیہ میں عورت کے لئے چہرے کو اجانب سے مستور رکھنے کا حکم ہے، اور اس پر خود نبی ﷺ کے زمانے سے عمل کیا جا رہا ہے۔ نقاب اگر لفظاً نہیں تو معناً وحقیقتاً خود قرآن کریم کی تجویز کردہ چیز ہے۔ جس ذات مقدس پر قرآن نازل ہوا تھا اُس کی آنکھوں کے سامنے خواتینِ اسلام نے اس چیز کو اپنے خارج البیت لباس کا جز بنایا تھا، اور اس زمانے میں بھی اس چیز کا نام ''نقاب'' ہی تھا۔ جی ہاں! یہ وہی ''نقاب'' (Veil) ہے جس کو یورپ انتہا درجہ کی مکروہ اور گھناؤنی چیز سمجھتا ہے، جس کا محض تصور ہی فرنگی ضمیر پر ایک بارِ گراں ہے، جس کو ظلم اور تنگ خیالی اور وحشت کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔ ہاں یہ وہی چیز ہے جس کا نام کسی مشرقی قوم کی جہالت اور تمدنی پسماندگی کے ذکر میں سب سے پہلے لیا جاتا ہے، اور جب یہ بیان کرنا ہوتا ہے کہ کوئی مشرقی قوم تمدن و تہذیب میں ترقی کر رہی ہے تو سب سے پہلے جس بات کا ذکر بڑے انشراح اور انبساط کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ اس قوم سے ''نقاب'' رخصت ہوگئی۔ اب شرم سے سر جھکا لیجئے کہ یہ چیز بعد کی ایجاد نہیں، خود قرآن نے اس کو ایجاد کیا ہے، اور محمد ﷺ اس کو رائج کر گئے ہیں۔ (پردہ، ص ۲۲۷، از: مولانا مودودیؒ)

(۱۴) شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ (متوفی ۱۴۲۰ ہجری) لکھتے ہیں۔ وفي هذه الآيات الكريمات دليل واضح على أن رأس المرأة وشعرها وعنقها ونحرها ووجهها مما يجب عليها ستره عن كل من ليس بمحرم لها وأن كشفه لغير المحارم حرام. (مجموع فتاوى بن باز ۴/۲۵۵)

ترجمہ: مذکورہ بالا آیات قرآنیہ دلیل ہے اس بات کی کہ عورت کا سر، اور اس کے بال، گردن، حلقوم، اور اس کا چہرہ ان اعضاء میں سے ہیں، جن کا پردہ کرنا نامحرم (اجنبی مردوں) کے سامنے واجب ہے۔ اور نامحرم کے سامنے ان اعضاء کا کھولنا حرام ہے۔

(۱۵) شیخ محمد بن صالح بن محمد عثیمینؒ (متوفی ۱۴۲۱ ہجری) لکھتے ہیں۔ قال ابن عباس رضي الله عنهما أمر الله نساء المومنين إذا خرجن من بيوتهن في حاجة أن يغطين وجوههن من فوق رؤوسهن بالجلابيب ويبدين عينا واحدة. وتفسير الصحابي حجة، بل قال بعض العلماء إنه في حكم المرفوع إلى النبي ﷺ، وقوله رضي الله عنه ويبدين عيناً واحدة إنما رخص في ذلك لأجل الضرورة والحاجة إلى نظر الطريق فأما إذا لم يكن حاجة فلا

(۱۶)مفتیان سعودیہ لکھتے ہیں۔ مدار المنع من اختلاط النساء بالرجال هو خشية الفتنة، وأن يكون ذريعة إلى ارتكاب الفاحشة، وانتهاك الحرمات، وفساد المجتمع، وقد تكون هذه الأمور أشد تحققا فى اختلاطها فى التعليم، فكان حراماً. وبالله التوفيق وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم. (الفتوى۵۳۱۵)

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء،عضو :عبدالله بن قعود، عضو :عبدالله بن غديان، نائب رئيس اللجنة: عبدالرزاق عفيفى، الرئيس: عبدالعزيز بن عبدالله بن باز.

ترجمہ: مردوعورت کے اختلاط کی ممانعت کا دارومدار فتنہ کا خوف، اور بدکاری کے ارتکاب ہونے کا ذریعہ، اور حرمات کی پامالی، اورسوسائٹی کا بگاڑ ہے۔ یہ سب چیزیں طلبہ اور طالبات کے اختلاط سے زیادہ پیش آسکتی ہیں، اسلئے حرام ہے۔

(۱۷)مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں۔بعض حضرات کہتے ہیں کہ پردہ کا حکم صرف ازواج مطہرات کیلئے تھا، اور یہ حکم ان کے علاوہ دوسری عورتوں کیلئے نہیں ہے، اوراسی مندرجہ بالا آیت (وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى)ہی سے استدلال کرتے ہیں کہ اس آیت میں خطاب صرف ازواج مطہرات کو کیا جارہا ہے، یہ بات نقلی اور عقلی ہر اعتبار سے غلط ہے، اس لئے کہ ایک طرف تو اس آیت میں شریعت کے بہت سے احکام دئے گئے ہیں۔مثلاً ایک حکم تو یہی ہے کہ ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى کہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح خوب زیب وزینت اور آرائش کرکے باہر نہ نکلو، تو کیا یہ حکم صرف ازواج مطہرات کو ہے؟ اور کیا دوسری عورتوں کو اجازت ہے کہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح زیب وزینت کرکے باہر نکلا کریں؟ ظاہر کہ دوسری عورتوں کو بھی اجازت نہیں، اور آگے ایک حکم یہ دیا کہ واقمن الصلاة نماز قائم کرو، تو کیا نماز قائم کرنے کا حکم صرف ازواج مطہرات کے لئے ہے؟ دوسری عورتوں کو نماز کا حکم نہیں؟ اوراس کے بعد ایک حکم یہ دیا گیا کہ واتین الزكاة زکوٰۃ ادا کرو، تو کیا زکوٰۃ دینے کا حکم صرف ازواج مطہرات کو ہے؟ دوسری عورتوں کو نہیں؟ اور آگے فرمایا کہ واطعن اللّٰه والرسول کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، تو کیا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم صرف ازواج مطہرات کو بھی؟ دوسری عورتوں کو نہیں ہے؟ پوری آیت کا سیاق وسیاق یہ بتارہا ہے کہ اس آیت میں جتنے احکام ہیں، وہ سب کے لئے عام ہیں، اگرچہ براہ راست خطاب ازواج مطہرات کو ہے، لیکن ان کے واسطے سے پوری امت کو خطاب ہے۔ پردہ کا حکم تمام خواتین کو ہے۔اس کے علاوہ دوسری آیت میں پوری امت مسلمہ سے خطاب ہے، فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلابِيبِهِن (اے نبی! اپنی بیویوں سے بھی کہہ دو، اوراپنی بیٹیوں سے بھی کہہ دو، اور تمام مومنوں سے کہہ دو کہ اپنے چہروں پر چادریں لٹکالیا کریں) اس سے زیادہ صاف اور واضح حکم کوئی اور نہیں ہوسکتا۔(اصلاحی خطبات ۱/۱۶۱)